پاکستانی لوک داستانیں

پیش لفظ

پاکستانی لوک داستانوں کو اس کتاب میں روایتی انداز سے ہٹ کر ایک نئے اور مختلف انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ قدیم داستانوں اور روایات کو صرف الفاظ تک محدود رکھنے کی بجائے انہیں ایک تصویری صورت میں دکھایا گیا ہے جہاں ہر عمل اور ہر احساس زیادہ واضح اور پر اسرار محسوس ہونے لگتا ہے۔ تصویر، رنگوں اور فن کے ذریعے ان داستانوں کی خوبصورتی اور ثقافتی ورثے کو ایک نئے انداز میں دکھایا گیا ہے تاکہ لوگوں ان روایاتی کہانیوں سے دلچسپی اور ثقافتی ورثے کی شناخت محسوس کر سکے۔

لوک داستانیں محض کہانیاں یا قصے نہیں ہوتیں، یہ صدیوں کی سانسوں میں رچی بسی یادیں ہیں۔ یہ زمین کی خوشبو ہے، بزرگوں کی دانائی کی چمک ہے اور محبت، قربانی اور جدوجہد کی وہ گونجیں اپنے اندر لیے چلتی ہیں جو وقت کے ساتھ مدھم نہیں پڑتی بلکہ اور بھی گہری اور مضبوط ہوتی جاتی ہیں۔

ہر لکھی ہوئی داستان اپنے اندر ایک پورا جہاں بسائے ہوئے ہیں، جہاں کردار محض الفاظ نہیں بلکہ زندہ موضوع ہوتے ہیں۔ ایسے احساس جو اپنی داستان سنانے میں خود شریک ہوتے ہیں۔ یہی وہ داستانیں ہیں جو اب تک انسان کے دلوں کو ایک دوسرے سے جوڑتی اور اس کی پہچان کو قائم رکھتی ہیں۔

فہرست

1	محبت، صبر اور جادو کا ایک عظیم سفر	1
2	رازِ شہرِ سیالکوٹ	19
3	داستانِ ہیر رانجھا	31
4	داستانِ لیلیٰ مجنوں	106
5	داستانِ مرزا صاحباں	139
6	داستانِ سسی پنوں	174

محبت، صبر اور جادو کا ایک عظیم سفر

جہاز کے مستول ٹوٹ گئے اور لکڑی کے تختے چٹخنے لگے۔ شہزادے نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے بچپن کے ساتھیوں اور وفادار سپاہیوں کو لہروں کی نذر ہوتے دیکھا۔ وہ خود ایک ٹوٹے ہوئے تختے سے لپٹ گیا اور کئی دنوں تک بے ہوشی اور نیم بے ہوشی کی حالت میں سمندر کے رحم و کرم پر رہا۔جب اسے ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک ایسے جزیرے کے ساحل پر پایا جہاں کی ریت سونے کی طرح چمک رہی تھی اور درختوں پر ایسے پھل لگے تھے جو یاقوت اور مرجان کی طرح سرخ تھے۔

اسے ملکہ پربت کی چوٹی پر قید رکھنا چاہتا تھا، جب اسے علم ہوا کہ ایک انسان نے اس کی محبوبہ کا دل جیت لیا ہے تو وہ غصے سے آگ بگولہ ہو گیا ۔ اور اس نے پہاڑوں کو جڑوں سے ہلا دیا تاکہ جھیل کا پانی بپھر جائے اور شہزادہ اس میں غرق ہو جائے۔ آسمان پے کالی گھٹائیں چھا گئیں اور زمین لرزنے لگی لیکن سیف الملوک نے اسمِ اعظم کا ورد شروع کر دیا جس کی روحانی طاقت کے سامنے دیو کا جادو ریت کی دیوار ثابت ہوا اور وہ شکست خوردہ ہو کر دور دراز کے پہاڑوں میں جا چھپا۔ہا جاتا ہے کہ شہزادہ اور پری اس غار میں ہمیشہ کے لیے غائب ہو گئے جہاں سے وہ کوہِ قاف کی پراسرار دنیا میں چلے گئے۔

راز شہرِ سیالکوٹ

رسالو نے اپنی کمان اور تیر اندازی پر یقین کرتے ہوئے فوراً دو تیر پھینکے، جس سے وہ جادوئی شیر ہوا میں بکھر گیا اور فقیر واپس اپنی اصلی انسانی صورت میں آگیا۔ حیران ہو کر فقیر نے رسالو کو شرمندہ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تمہاری بہادری تو صرف شیر کے سراب سے لڑنے کی ہے ! "اگر تم واقعی طاقتور ہو، تو جاؤ اور ہزارہ کی گنگر پہاڑیوں میں رہنے والے سات آدم خور دیوؤں کا مقابلہ کرو، جو انسانوں کو اپنا نوالہ بناتے ہیں۔

رسالو نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اپنی وزنی کمان سنبھالی، تیر چڑھایا اور پوری طاقت سے نشانہ لگایا۔ وہ تیر بجلی کی طرح ساتوں لوہے کی چادروں سے آر پار ہوتا ہوا نکل گیا۔ دیوؤں میں کھلبلی مچ گئی، انہیں احساس ہو گیا کہ یہ کوئی عام انسان نہیں ہے۔ رسالو نے اپنی بہادری اور مہارت سے ایک ایک کر کے پانچ نر دیوؤں کو ہلاک کر دیا۔ چھٹی مادہ دیو، خوفزدہ ہو کر ایک گہری اور تاریک غار میں چھپ گئی۔ رسالو نے اپنے وعدے کا احترام کرتے ہوئے اسے جان سے نہ مارا بلکہ غار کے دہانے پر اپنے چہرے کی ایک بڑی سی تصویر بنا دی تاکہ مادہ دیو یہ سمجھ کر اندر ہی قید رہے کہ رسالو باہر پہرہ دے رہا ہے۔

داستانِ ہیر رانجھا

پھر ملکانی جنگل کی طرف جہاں رانجھا تھا وہاں چل پڑی اور رانجھے کو جا کر کہنے لگی کہ بیٹا یہ تم نے کیا کیا غصے میں سب چھوڑ چھاڑ کے آ گئے ... مال مویشی اور ہم سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں اور سب سے بڑھ کر ہیر کی طبیعت بہت خراب ہے وہ ہم سے ناراض ہیں چلو گھر چلو سنبھالو اپنا سب کچھ یہ تمہارا ہی تو ہے ملکانی نے جب یہ کہا تو اس کے چہرے پر ایک شاطرانہ مسکراہٹ تھی جسے رانجھا نہ دیکھ سکا دراصل ہیر سے رانجھے کی شادی نہیں ہونی تھی بلکہ یہ ایک چال تھی ملکانی کی کہ رانجھا اس کے گھر کو واپس آ کر سنبھالے جیسے وہ پہلے سنبھالتا تھا اور ہوا بھی یہی رانجھے نے گھر آ کر سب ویسے ہی سنبھالا اور موقع پاتے ہی ہیر رانجھے کو ملنے دوڑی چلی آئی ۔

جیسے ہی یہ لوگ جھنگ پہنچ گئے تو سیالوں نے ہیر کو کہا کہ تم ہمارے ساتھ گھر چلو اور رانجھے کو کہا کہ تم ہزارہ سے بارات لے کر آؤیوں ایک بار پھر رانجھے نے ہزارہ کا سفر کیا جیسے ہی ہیر گھر آئی تو گھر اور گاؤں کے بزرگوں نے کہا اس نے تو عزت ہی نہیں چھوڑی اس سے بڑی بدنامی کیا ہوگی۔ سیالوں کی لڑکی ذات کے جاٹوں کے گھر جائے بہتر ہے کہ اس کو زہر دے کر کام ختم کیا جائے اس کو مار دیا جائے عزت برقرار رکھنا ضروری ہے یہ فیصلہ کرتے ہوئے ہیر کے چچا کیدو نے ہیر کے دودھ میں زہر ڈال دیا اور ایک بوڑھی اماں کے ہاتھ سے دودھ پینے کو دیا یہ دودھ پیتے ہی وہ مر گئی

داستانِ لیلیٰ مجنوں

جب مولوی صاحب نے قیس سے پوچھا کہ وہ سبق کی بجائے لیلیٰ کا نام کیوں لکھ رہا ہے تو جواباً قیس نے کہا کہ کوئی مجھ سے خود لکھواتا ہے اور میرا ہاتھ خود بخود لکھنے لگتا ہے اور اسکو میں نہیں جانتا مجھے نہیں پتا یہ کیسے لکھا گیا ۔ اس بات پر مولوی صاحب بہت غصہ ہوئے اور سزا کے طور پر قیس کے ہاتھ پر مارا تو اسی دوران اس مار کے نشان لیلیٰ کے ہاتھ پہ بھی پڑ گئے۔ جب لیلیٰ اپنے گھر آئی تو اُسکی کنیز اس کے لیے کھانا لے کے آئی مگر لیلیٰ نے کھانے سے انکار کر دیا کیوں کے اس کے ہاتھ زخمی تھے۔ کنیز نے جب لیلیٰ کے ہاتھ دیکھے تو فورا لیلیٰ کی ماں کو بلوایا اور کہہ کہ لیلیٰ کو مولوی صاحب نے مارا ہے۔

اس رات لیلیٰ کا باپ اپنے قبیلے کو لے کے روانہ ہوگیا۔دوسری طرف قیس کو جب پتا چلا کہ وہ پھر سے ایک بار لیلیٰ کو قیس سے جدا کر رہے ہیں تو وہ فوراً اٹھا اور اپنے زخموں کی پروا کیے بغیر لیلیٰ کے قافلے کا پیچھا کرتا رہا لیکن سخت پیرا داری کی وجہ سے وہ لیلیٰ کو مل نہ سکا۔ جب بصرہ کے شہزادے نے قیس کا قصیدہ سنا اس نے لیلیٰ کو دیکھنے کی خواہش کی اور وہ لیلیٰ کا دیدار کرنے نجلستان پہنچ گیا لیکن وہ قیس اور لیلیٰ سے مل نہ سکا اور کہنے لگا کہ "ہم واپس نہیں جائیں گے ہم لیلیٰ کو تلاش کریں گے"۔

داستانِ مرزا صاحباں

جب پھُمن نے یہ سنا تو کہنے لگا کہ میں ابھی میاں جی کو جا کر بتاتا ہوں کہ تم دونوں چھپ چھپ کر ان کی چغلیاں کرتے ہو۔ تو مرزا نے پھُمن سے کہا کہ اپنے کان پکڑو اور یہیں پہ بیٹھ جاؤ نہیں تو میرا تیر ابھی تمہیں لگ جائے گا مرزا کی بات مانتے ہوئے پھُمن نے اپنے کان پکڑے اور وہیں زمین پر بیٹھ گیا۔ ایسے ہی وقت گزرتا گیا اور مرزا اور صاحباں جوان ہو گے۔ اور اسی طرح اب بھی وہ پھُمن کو اپنے سامنے کان پکڑ کر بیٹھنے کو کہتے اور خود دونوں ہنستے رہتے۔ جب مرزا نے پھُمن کے سامنے صاحباں کا ہاتھ پکڑا تو پھُمن دل ہی دل میں کہنے لگا کہ یہ محبت وہ ختم کر کے ہی دم لے گا۔ جب صاحباں نے کہا کہ مرزا اسے جانے دو خوامخواہ میں شور مچا رہا ہے ویسے ہی کوئی آجائے گا تو مرزا کہنے لگا جا پھُمن تمہیں صاحباں کے صدقے چھوڑ دِیا۔

بارے میں بتاؤں۔ تو صاحباں کہتی ہے کہ جاؤ اس کے پاس اور کہو کہ ایک آخری دفعہ آجائے اس سے پہلے کہ یہ خوشی کا دن ماتم میں بدل جائے۔ تو نورا فوراً مرزا کے گھر جاتی ہے تو اس کی بہن نورا کو کمرے میں بند کر دیتی ہے۔ اس کمرے کی کھڑکی باہر کی طرف کھلتی ہے جہاں مرزا اپنی بہن کی شادی کا کھانا پکوا رہا ہوتا ہے، جب نورا مرزا کو آواز دیتی ہے تو مرزا کہتا ہے کہ یہ تو نورا کی آواز ہے لیکن نورا یہاں پر کیا کر رہی ہے جب نورا کہتی ہے کہ مرزا پیچھے دیکھو میں اس کمرے میں بند ہوں مجھے ادھر سے نکال لو میرا دم گھٹ رہا ہے۔

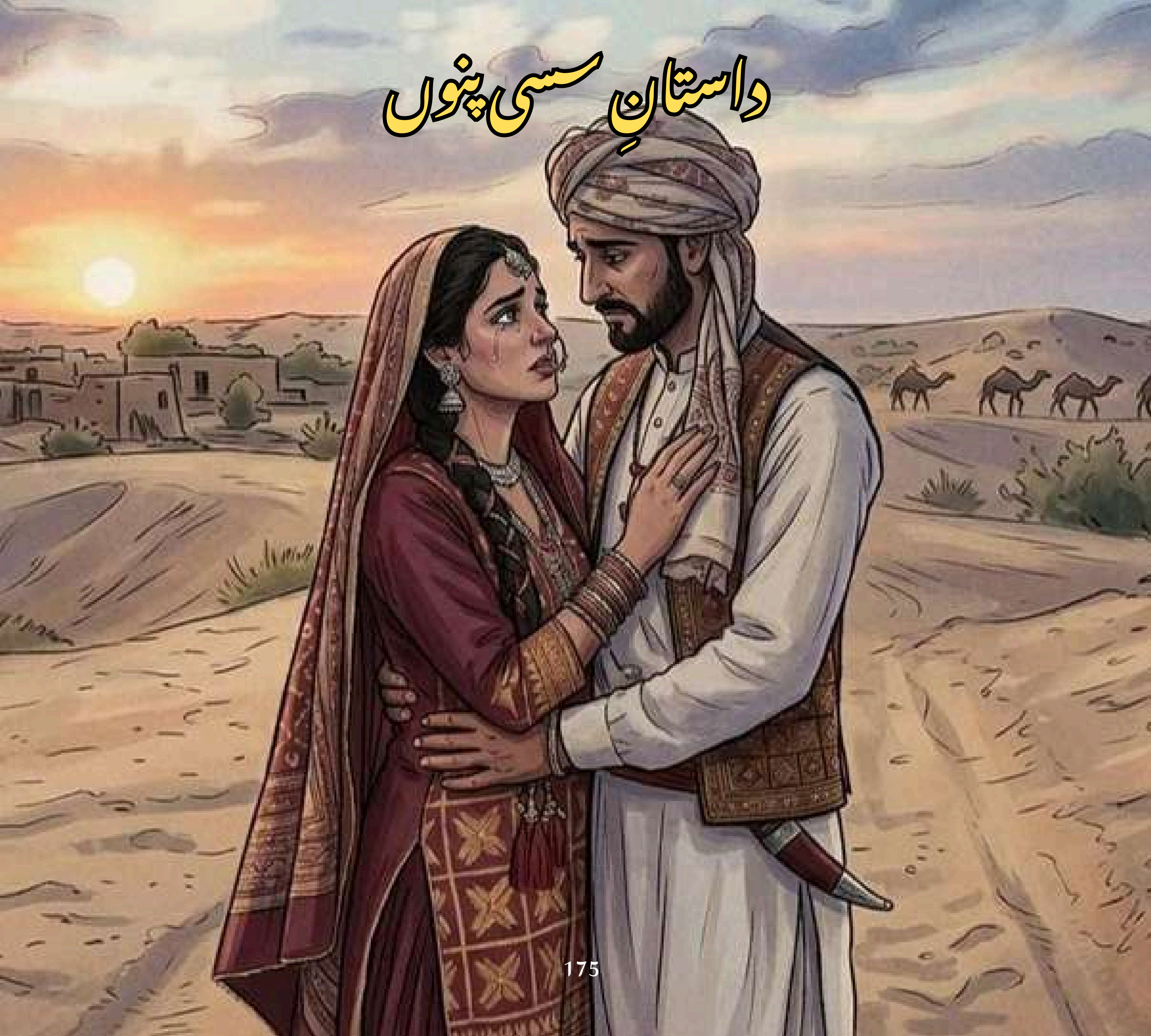
داستانِ سسی پنوں

خاندان میں پہنچ گئی اور یہ بات پنوں کے خاندان میں بہت بری سمجھی گئی۔کہ ایک شہزادہ ایک دھوبی کی بیٹی سے محبت کر کے اُس سے شادی کرے پنوں کے گھر والوں نے بہت کوشش کی کہ وہ پنوں کو واپس لے آئیں مگر پنوں نے اُن کی بات سے انکار کر دیا۔یہ دیکھ کر پنوں کے بھائیوں نے ایک سازش رچی ۔وہ پنوں کی سادگی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے بولے ٹھیک ہے ہمیں تمہاری پسند منظور ہے مگر ہم چاہتے ہیں کہ اس جشن کو بلوچوں کی شان و شوکت کے مطابق منایا جائے اس لیے ہمیں اپنے نکاح میں شامل کرو تاکہ پورے مکران کو پتا چلے کہ پنوں خان کی شادی ہے ۔

جیسے ہی وہاں پہنچے تو چاروں طرف صحرا تھا مگر رات کے اندھیرے میں معلوم نہ ہوا...پھر بھائیوں نے سسی اور پنوں دونوں کو پینے کے لیے ایک مشروب دیا۔ مشروب پیتے ہی دونوں بے ہوش ہو گئے بھائیوں نے مکاری سے سسی کو اُسی جگہ بستر پر چھوڑا اور پنوں کو لیے مکران روانہ ہو گئے۔ صبح ہوتے ہی سسی بھاری سر اور آدھی کھلی آنکھوں سے اُٹھی تو دیکھا کہ بستر خالی ہے پنوں کا کچھ پتا نہیں۔ جیسے ہی سسی نے باہر کی طرف قدم بڑھائے تو دیکھا چاروں طرف صحرا ہی صحرا اور صحرائی سرزمین تھی۔ کوئی انسان نہ تھا۔ ریت ہی ریت تھی۔

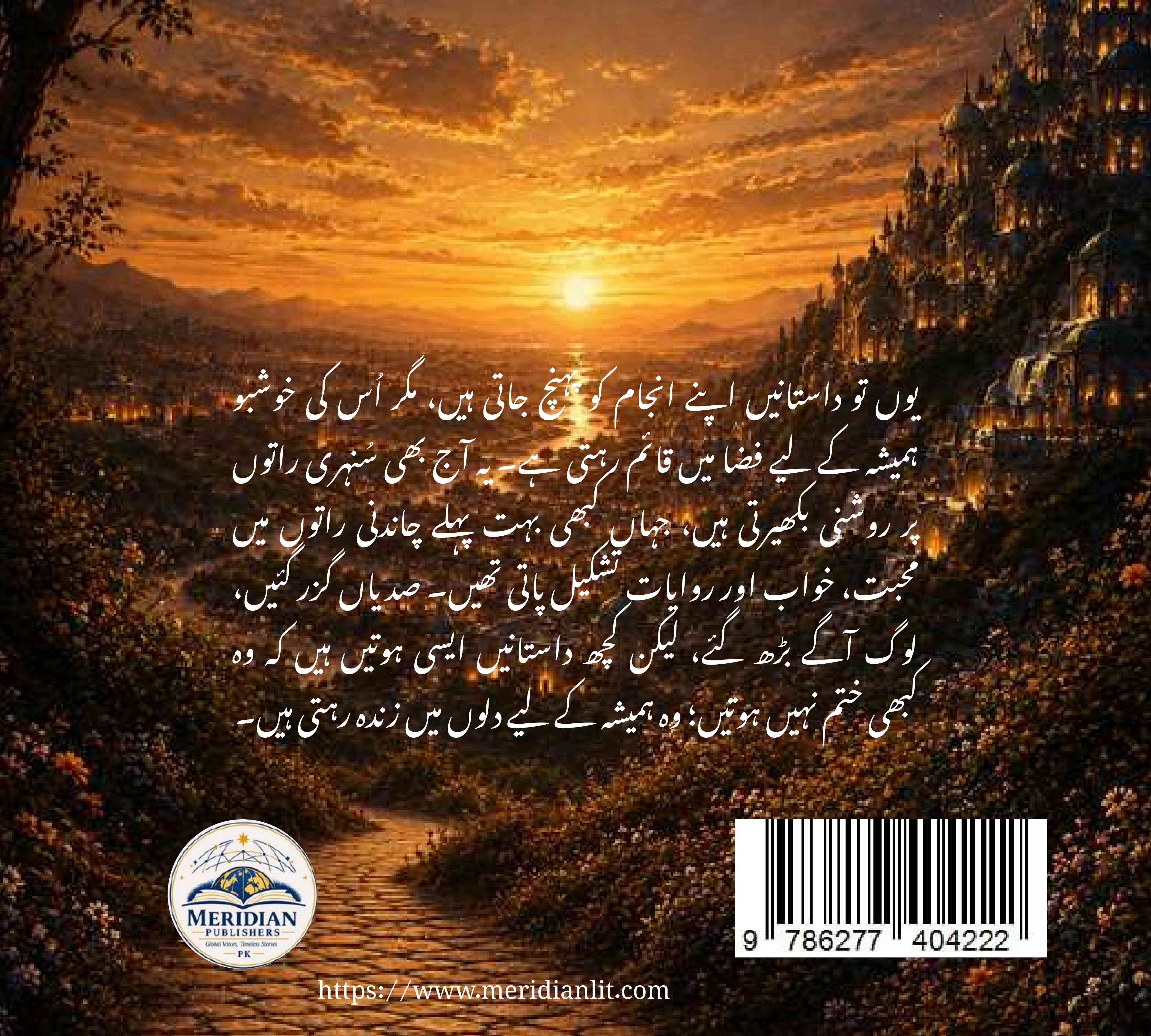

یوں تو داستانیں اپنے انجام کو پہنچ جاتی ہیں، مگر اُس کی خوشبو
ہمیشہ کے لیے فضا میں قائم رہتی ہے۔ یہ آج بھی سُنہری راتوں
پر روشنی بکھیرتی ہیں، جہاں کبھی بہت پہلے چاندنی راتوں میں
محبت، خواب اور روایات تشکیل پاتی تھیں۔ صدیاں گزر گئیں،
لوگ آگے بڑھ گئے، لیکن کچھ داستانیں ایسی ہوتیں ہیں کہ وہ
کبھی ختم نہیں ہوتیں؛ وہ ہمیشہ کے لیے دلوں میں زندہ رہتی ہیں۔

MERIDIAN PUBLISHERS
Global Voices, Timeless Stories
PK

9 786277 404222

https://www.meridianlit.com